

اسلامی تصور جنس، مخنث، نکاح کے اصول و ضوابط اور ایل۔جی، بی، ٹی۔کیو: تحقیقی جائزہ  
Islamic Concept of Gender, Transgender, Intersex and  
L.G.B.T.: an Exploratory Study

ڈاکٹر نوشین ظہیر: ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، SBKWU کوئٹہ

حافظہ اماں: بی ایس، شعبہ اسلامیات، SBKWU کوئٹہ

سعدیہ نور: شعبہ اسلامیات، SBKWU کوئٹہ

حذیفہ جویریہ: شعبہ اسلامیات، SBKWU کوئٹہ

حافظہ لائبرہ سعید: شعبہ اسلامیات، SBKWU کوئٹہ

**Abstract**

Allah the creator of all creations, created every species in pair of male and female. The purpose of this pairing is the continuation of the progeny of every species and this concept was not controversial subject. But recently the L.G.B.T.Q introduced some new concepts in gender debates which appears quite controversial to Islamic ideology. The present research in this regard will focus the concept of gender in Islam. What is the concept of transgender and what rights have been given to transgender in Islam? How Islam guides the male and female in fulfillment of their desire through halal relationship (marriage)? And which sexual acts are forbidden (haram) in Islam? And how the all above stated questions are dealt in L.G.B.T.Q?

**Keywords:** Gender, Transgender, marriage, L.G.B.T.Q.

**تعارف**

جدید دور میں صنف اور جنس ایک اہم ترین مسئلہ کے طور پر رونما ہو رہا ہے لفظ صنف اور جنس ایک دوسرے کے مترادف استعمال کیے جاتا تھا۔ لیکن اگر لفظ صنف کی موجودہ تعریف کو دیکھا جائے تو اس کا تعلق انسان کی حیاتیاتی خصوصیات سے ہے جو رحم مادر میں تخلیقی مراحل کے دوران ظاہر ہو کر اسے مرد اور عورت کی شناخت عطا کرتے ہیں۔ جبکہ صنف کا تعلق ان معاشرتی اصول و ضوابط اور اخلاقی رویوں سے ہیں جنہیں مرد اور عورت کے ساتھ مختص کیا جاتا ہے۔ انسان اشرف المخلوق ہونے کے ناطے نہ صرف ظاہری جسمانی ساخت کے اعتبار سے مرد اور عورت کے نام سے اپنی شناخت بناتا ہے بلکہ اس کے تمام مذہبی، سماجی، نفسیاتی الغرض ہر ذمہ داری کا دار و مدار اس کی جنس سے تعلق رکھتا ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے ہر انسان چاہے مرد ہو یا عورت اپنے رب کی تخلیق ہونے کے ساتھ حضرت آدم اور بی بی حوا کی اولاد ہے۔ اسلام دین فطرت ہونے کے ناطے انسان کی حیاتیاتی تخلیق اور صنفی تقاضے میں حد فاصل قائم کرنے کی بجائے ان دونوں کو ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم قرار دیتا ہے۔ مرد اور عورت چونکہ جسمانی ساخت، اور ان کے مختلف جسمانی اعمال اور نفسیات کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں اسلام ان اختلافات کو مد نظر رکھتے ہوئے مرد و زن کو مختلف کردار، ذمہ داریاں عطا کرتا ہے۔ اسلام میں عبادات مرد و زن پر فرض ہیں لیکن عورت اپنی ماہواری میں نماز اور روزے ادا نہیں کرتی اس پر صرف رمضان کے روزوں کی قضاء ادا کرتی ہے مگر نماز کی قضاء نہیں ہے۔

پس اگر اسلام کے فلسفہ جنس اور صنف پر نظر ڈالی جائے تو یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ اسلام کا فلسفہ جنس و صنف صرف انسان اور رب کے تعلق تک محیط نہیں بلکہ اسلامی فلسفہ بشری ضروریات کی تکمیل و تسکین کا بھی ایک باقاعدہ سسٹم متعارف کرواتا ہے جو تمام الہامی شریعتوں میں بنی نوع انسان کی بڑھوتری کا ذریعہ ہے۔ لیکن اسلام دو متضاد جنس و صنف (مرد و زن) کو رشتہ ازدواج میں منسلک کر کے انسانی بشری ضروریات کو سنت کے تابع کر کے اس عمل کو عبادت کے درجہ پر استوار کرتا ہے۔ جبکہ دور حاضر میں انسان نے اپنی شہوانی خواہشات کی بے

لگام تسکین کے لیے نہ صرف کچھ نئی اصطلاحات متعارف کروائی ہیں بلکہ انسانی تصور جنس کو جو نہ صرف مذہبی بلکہ ان تھک میڈیکل تحقیقات کا نتیجہ ہے کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے ایک نیا تصور جنس اور صنف پیش کیا ہے جس میں اس بات کا تقاضہ کیا جا رہا ہے کہ انسان اپنی جنس اور صنف اپنی جذباتی رجحانات کے مطابق خود مختص کر سکے اور اختیار میں انسان چاہے میڈیکلی مرد ہو کر اپنے آپ کو عورت سمجھے یا میڈیکلی عورت ہو کر مرد سمجھے یا زندگی کے کسی لمحے وہ سرجری سے اپنی جنس عورت سے مرد یا مرد سے عورت میں تبدیل کروا سکے۔ مگر کہانی یہی ختم نہیں ہوتی بلکہ انسان اپنی تذلیل کے اس مقام پر پہنچ چکا ہے کہ وہ انسان ہو کر کتا اور بلی بن کر زندگی گزارنے کے حقوق کا طلب گار ہے۔ اس نئے نظام کے تحت مرد و زن کے جسمانی تعلق کے لیے ایک نئی اصطلاح ہیٹرو سیکسٹول متعارف کروائی گئی ہے جبکہ یہ نئے نظام کے علم دار خود کو ہومو سیکسٹول کہلاتے ہیں۔ ان دونوں اصطلاحات کا باقاعدہ استعمال سب سے پہلے آسٹریا کے ایک مصنف "کارل ماریا کرٹینی" نے اپنے ایک تحریر کے ذریعے کیا تھا جسکو اس نے "سوڈومی" قانون کے خلاف 1869ء میں لکھا تھا۔ پھر 1880 میں "گستاؤ جیگر نے ان اصطلاحات کا استعمال اپنی تصنیف "دی ڈسکوری آف سول" میں کیا تھا۔<sup>1</sup>

پس اس نئے سسٹم کا مرکز و محور نہ صرف ہر قسم کے ہومو سیکسٹول سسٹم پر آزادی سے عمل درآمد کرنا ہے بلکہ ان کے رشتے یا شادیوں کو قانونی طور پر ہر ملک میں رائج کروانا ہے۔ یہ لوگ عام عوام کو کشمکش میں مبتلا کرنے کے لیے صرف مرد و زن کو اس سسٹم کا حصہ نہیں بتاتے بلکہ ٹرانسجینڈر، انٹریکس اور اس طرح کی بہت اصطلاحات کے مجموعہ کو ایل۔جی۔بی۔ٹی۔ کیو پلس کا نام دیتے ہیں۔

#### سابقہ ادبیات کا مطالعہ

تاریخ حقائق سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ ایل۔جی۔بی۔ٹی۔ کیو پلس کا کوئی ایک بانی نہیں ہے بلکہ اس کا وجود مختلف ادوار میں ہم جنس پرست لوگوں کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ بیسویں صدی کے وسط تک ہم جنس پرستی بہت سے ممالک میں نہ صرف غیر قانونی عمل تصور کیا جاتا تھا بلکہ اس عمل کے مرتکب کو سخت سزاؤں کا سامنا بھی کرنا پڑتا تھا۔ 1952 میں ماہر نفسیات ہم جنس پرستی کو نہ صرف ایک نفسیاتی بیماری (سوشیو پیٹھک ڈسٹرنس) گردانتے تھے بلکہ 1968 میں ہم جنس پرستی کو سیکسٹول ڈیوی ایشن (جنسی انحراف) میں درج کیا جانے لگا۔ ہم جنس پرستی کو دماغی خلل تصور کیا جاتا جس کا علاج ماہر نفسیات اور مختلف ادویات کی مدد سے کیا جاتا تھا۔ یہ سلسلہ 1973 تک جاری رہا جب دسمبر 1973 کو امریکن سائیکیاٹرک ایسوسی ایشن نے ڈائیگنوسٹک اینڈ سٹیٹسٹک مینول آف میٹیل ہیلتھ کے تیسرے ایڈیشن میں ہم جنس پرستی کو دماغی خلل سے خارج کر دیا۔ جس کی واحد وجہ 1969 میں ہم جنس پرستوں (لیسبین اور گیز) اور اس وقت کے انسانی حقوق کے علم برداروں کی تنظیموں کا امریکن سائیکیاٹرک ایسوسی ایشن پر زور دیا ہوا تھا کہ ہم جنس پرستی کو دماغی خلل اور بیماری سے خارج کیا جائے۔<sup>2</sup> پس ہم جنس پرستوں کی منظم تحریک کا آغاز 1969 سے ہوا اور اس تنظیم سے جو لوگ منسلک ہوئے وہ ایل۔جی۔بی۔ٹی۔ کیو کے مخفف سے خود کو متعارف کروانے لگے۔<sup>3</sup>

<sup>1</sup> - Joshua J. Mark. "Ten Ancient LGBTQ Facts You Need to Know". World History Encyclopedia. Last Modified June 8, 2021. <https://www.worldhistory.org/article/1774/ten-ancient-lgbtq-facts-you-need-to-know/>.

<sup>2</sup>-Samuel Neil Rees, The Lesbian, Gay, Bisexual and Transgender (LGBT) community's mental health care needs: An integrative literature review, Masters of Health Sciences for Nursing – Clinical, University of Otago, 2018, p.4.

<sup>3</sup> - Kevin Le. PharmD, BCPS, BCPPS. Review by Alyssa Billingsley, Pharm." What Does the Full LGBTQIA+ Acronym Stand For?". October 19, 2022. <https://www.goodrx.com/health-topic/lgbtq/meaning-of-lgbtqia>.

انٹرنیشنل لیبر اور گنارزیشن (2022) میں ان تمام محففات کی تفصیل یوں درج کی ہے ایل، لیسبین کو ظاہر کرتا ہے یہ وہ ہم جنس عورتیں ہیں جو رومانوی اور جنسی طور پر صرف عورتوں کی طرف مائل ہوتی ہیں۔ جی، گیز یعنی ان اہم جنس پرست مردوں کے لیے استعمال ہوتا ہے جن کا جنسی اور رومانوی رجحان صرف مردوں کی طرف ہوتا ہے۔ بی، بائسکسٹول کا محفف ہے جو ان افراد کو ظاہر کرتا ہے جو جنسی اور رومانوی رجحانات ایک سے زیادہ جنس (مرد اور عورت دونوں) کی طرف رکھتے ہیں۔ ٹی، ٹرانسجینڈر کے لئے مستعمل ہے۔ یہ اصطلاح ان افراد کو ظاہر کرتی ہے جو پیدائش کے وقت تفویض کردہ جنس سے مختلف جنس کا انتخاب کرتے ہیں یا ایسی جنس جو مرد اور عورت کے علاوہ ایک تیسری جنس کے طور پر استعمال ہوتی ہے یا وہ افراد اس میں شامل ہوتے ہیں جنہوں نے ابھی تک اپنے لئے یا تو کسی جنس کا انتخاب ہی نہیں کیا ہے اور اگر کی ہے تو وہ ایک جنس پر متفق نہیں ہوئے ہیں بلکہ ایک سے زیادہ جنسوں کا انتخاب کی ہے۔ کیو، کیو ٹرائل منفی اصطلاح ہے جو اپنے اندر بہت وسعت رکھتی ہے یہ ان تمام لوگوں پر مشتمل ہے جو کہ دیگر ہم جنس افراد کی طرح متضاد جنسوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتے ہیں اور یہ غیر بائسری ہوتے ہیں اور یا صنفی سیال شناخت کے طور پر پہچانے جاتے ہیں۔ اور یہ عموماً ایک جنس کی طرف مائل نہیں ہوتے ہیں بلکہ ان کا رجحان مختلف جنس کے لوگوں کی طرف ہوتا ہے۔ کیو کی اصطلاح سوال کرنے کے لئے بھی استعمال ہوتی ہے اور یہ ان افراد کو شامل کرتا ہے جنہوں نے ابھی تک اپنے لئے کسی جنس کا انتخاب نہیں کیا اور ابھی تک وہ جنس کی تلاش اور کشمکش میں مبتلاء ہے۔<sup>4</sup>

ایل۔ جی۔ بی۔ ٹی۔ کیونے اپنی تنظیم کو مزید منظم بنانے کے لیے بہت سے سمبلز کو اختیار کیا جن میں دھنک کے رنگوں والے جھنڈے سے لے کر جامنی رنگ کے ہاتھوں کو دیکھا جاسکتا ہے۔ ان میں کچھ سمبلز انہیں نے دوسرے لوگوں سے متاثر ہو کر لیے اور کچھ گیز لبریشن موومنٹ نے اپنے لئے خود منتخب کئے۔ یہ سمبلز بھی اس تنظیم میں شامل لوگوں کی طرح مختلف نوع کے ہیں۔ سب سے پہلا سمبل جو ہم جنس پرستوں کو نازی حکومت نے دیا وہ گلابی رنگ کی تھکن تھی۔ یہ سمبل ان لوگوں کو ظاہر کرتا تھا جنہوں نے جرمن کے اصول 175 کو توڑا تھا۔ اور ہم جنس افراد کو یہ سمبل اس لیے دیا گیا تھا کہ ان کا قصور سب پر واضح ہو جائے۔ اسی طرح لیسبین کو کالی رنگ کی تھکن کا سمبل ہو لو کاسٹ کے اختتام پر دیا گیا۔ 1973 میں گیز رائٹ اور گنارزیشن نے امریکہ اور جرمنی میں بھرپور کوشش کے بعد اپنی تنظیم کے لئے گلابی تھکن کے سمبل کو اپنی تنظیم کے فیشنل سمبل کے طور پر منتخب کر لیا۔ پھر اسی گلابی تھکن کو ایل۔ جی۔ بی۔ ٹی۔ کیو کے دھنک رنگ کے جھنڈے کا بھی حصہ بنا لیا گیا۔ اس دھنک رنگ کے جھنڈے کے موجد گلبرٹ بیکر تھے جنہوں نے اسے گیز اور لیسبین پرائیڈ مارچ 1978 کے لئے اسے ڈیزائن کیا تھا۔ جس میں ابتدا میں آٹھ متوازی رنگوں کی پٹیاں تھیں لیکن بعد میں یہ چھ متوازی پٹیوں تک محدود ہو گیا۔ اس میں موجود تمام رنگ خاص مقصد کی عکاسی کرتے ہیں۔ گلابی رنگ سیکسٹوئلٹی، سرخ رنگ زندگی، مالٹا رنگ ہیلتھ، پیلا رنگ سورج کی روشنی، سبز رنگ فطرت۔ فیروز رنگ آرٹ یا جاود، نیل رنگ ہم آہنگی یا سکون اور بنفشی رنگ روح کو ظاہر کرتا ہے۔ لیکن سب سے جدید سمبل جو یہ تنظیم اب استعمال کر رہی ہے وہ سفید رنگ کی گرہ ہے جو ہم جنس پرستوں کی شادی کو ظاہر کرتی ہے کیونکہ مغربی معاشرے میں سفید رنگ شادی سے منسلک ہے اس لیے سفید گرہ ہم جنس پرستوں کی شادی میں آزادی اور ان کے مساوی مقام کا سمبل ہے۔<sup>5</sup>

<sup>4</sup>-International Labour Organization, Inclusion of lesbian, gay, bisexual, transgender, intersex and queer, (LGBTIQ+) persons in the world of work: A Learning guide, ILO Publisher, Switzerland, 2022, p. 4.

<sup>5</sup>-Curtis M. Kularski, History of Queer Symbolology, Charlotte, University of North Carolina, pp.2-6

یہ ریسرچ اسلام کے تصور جنس، منث کے حقوق، مفلسہ نکاح، مباشرت کے اصول و ضوابط اور جدید تنظیم ایل۔جی۔بی۔ٹی۔کیو کے تصورات پر بحث کرے گی اس ریسرچ پیپر میں مندرجہ ذیل سوالات کو مرکز تحقیق بنایا جائے گا

- 1- اسلام کا تصور جنس قرآن و حدیث کی روشنی میں کیا ہے؟ اور اگر کوئی انسان کسی پیدائشی معزوری کے باعث مرد و زن کی جنس نہ رکھتا ہو تو کیا اسلام اسے اپنی مرضی کی جنس منتخب کرنے کی آزادی دیتا ہے؟ اور کیا اسلام اس جنسی معزوری میں اسے کوئی حقوق بھی دیتا ہے؟
- 2- اسلام بنی نوع انسان کو مباشرت کے کیا اخلاق و ضوابط فراہم کرتا ہے اور موجودہ ایل۔جی۔بی۔ٹی۔کیو۔کی جنسی آزادی کو کس ورلڈ ویو سے دیکھتا ہے؟

### اسلام کا تصور جنس

قرآن و حدیث کے مطالعے سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ قرآن حدیث میں لفظ جنس اور صنف کہیں بھی درج نہیں اور قرآن پاک تخلیق کائنات میں نہ صرف انسانوں بلکہ جانوروں کے جوڑوں کو بیان کرتے ہوئے جن الفاظ کا چناؤ کرتے ہیں وہ ایل۔جی۔بی۔ٹی۔کیو کے ایجنڈے، جنس اور صنف میں کشمکش کو بالکل سہارا نہیں دیتا۔ رب کائنات ارشاد فرماتے ہیں "ثمنیۃ ازواج من الضان اثنین ومن المعز اثنین"<sup>6</sup> "(یہ بڑے چھوٹے چار پائے) آٹھ قسم کے (ہیں) دو (دو) بھیڑوں میں سے اور دو (دو) بکریوں میں سے (یعنی) ایک ایک نر اور ایک ایک مادہ)"<sup>7</sup> قرآن پاک مزید دو جانوروں کے جوڑوں کا تذکرہ فرماتے ہیں

"ومن الابل اثنین ومن البقر اثنین"<sup>8</sup>

ترجمہ: "اور دو اونٹوں میں سے اور دو گائیوں میں سے"<sup>9</sup>

رب کائنات کے تخلیق کائنات کے منصوبے میں حتیٰ کہ جانوروں میں نر اور مادہ کی تقسیم صرف فطری عمل تخلیق کی عکاسی کرتا ہے جس میں ایل۔جی۔بی۔ٹی۔کیو کے غیر فطری عمل کو مسترد کیا گیا ہے۔ اللہ پاک جب اشرف المخلوق کی مرد و عورت میں تخلیق کو بیان فرماتے ہیں

"یا ایہا الناس انا خلقنکم من ذکر او انثی"<sup>10</sup>

ترجمہ: "لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا"<sup>11</sup>

یعنی تمام نبی نوع انسان کو ایک مرد حضرت آدم اور ایک عورت بی بی حوا نے پیدا کیا۔ اور اس عمل تخلیق کی وضاحت سورۃ البقرہ میں کی گئی ہے

"نساء کم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم"<sup>12</sup>

ترجمہ: "تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں تو اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو جاؤ"<sup>13</sup>

<sup>6</sup>- سورۃ الانعام: 143

<sup>7</sup>- سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔ جلد اول، ص 347

<sup>8</sup>- سورۃ الانعام: 144

<sup>9</sup>- سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔ جلد اول، ص 347-

<sup>10</sup>- سورۃ الحجرات: 13

<sup>11</sup>- سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔ جلد سوم، ص 1237-

<sup>12</sup>- سورۃ البقرہ: 223

<sup>13</sup>- سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔ جلد اول، ص 81





عورتیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں کچھ شک نہیں کہ ان کے لیے اللہ بہت بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے" <sup>20</sup>

اور نافرمانوں کی نافرمانی کے لیے عذاب کی وعید سناتے ہوئے بھی اللہ رب و عزت دونوں جنسوں (مرد اور عورت) کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ زنا کے ارتکاب کرنے والوں کی دنیاوی سزا کے بارے میں قرآن کی سورہ النور میں درج ہے

"الذَّانِبَةُ وَالذَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ" <sup>21</sup>

ترجمہ: "بدکاری کرنے والی عورت اور بدکاری کرنے والا مرد (جب ان کی بدکاری ثابت ہو جائے تو) دونوں میں سے ہر ایک کو سو درے مارو" <sup>22</sup>

اسی طرح چوری کا کے مرتکب کے بارے میں اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں

"وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جِزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِنَ اللَّهِ" <sup>23</sup>

ترجمہ: "اور جو چوری کرے مرد ہو یا عورت ان کے ہاتھ کاٹ ڈالو۔ یہ ان کے فعلوں کی سزا ہے اور اللہ کی طرف سے عبرت ہے" <sup>24</sup>

قرآنی آیات سے یہ واضح ہو گیا ہے کہ اسلامی تصور جنس میں کسی قسم کا کوئی غیر فطری ابہام و کشمکش موجود نہیں اسلام پوری نبی نوع انسان کو صرف مرد اور عورت میں تقسیم کرتا ہے یہ تقسیم ان دونوں کی انفرادی جسمانی ساخت پر ہے جن کی بنا پر ان کے فرائض حقوق ایک دوسرے سے مختلف ہیں لیکن جب یہ دونوں (مرد و عورت) اللہ کے حضور خلوص نیت سے تمام نیک اعمال کرتے ہیں تو ان کے اجر ان کے رب کے حضور ان کی جنس سے نہیں بلکہ ان کی نیتوں سے اعلیٰ مراتب پانے والے ہیں اسی طرح نافرمانی کرنے والا چاہے مرد ہو یا عورت اپنی نافرمانی کے لئے دنیا و آخرت میں سزاوار ہے جب تک صدقے دل سے توبہ نہ کر لے۔ اسلام اپنے ماننے والوں کی تربیت کرتے ہوئے انہیں ایک ذمہ دار انسان کی روپ میں ڈھالتا ہے جو کچھ لمحوں کی تسکین کو اپنی زندگی کا نصب العین نہیں بنانا جبکہ ایل۔ جی۔ بی۔ ٹی۔ کیو کے فلسفہ جنس جو صرف شہوانی خواہشات کو بنیاد بنا کر دنیاوی لذت میں محو رہ کر اپنی آخرت کو جو ہر مذہب کا بنیادی عقیدہ ہے کو فراموش کر رہے ہیں۔

اسلام میں تصور مخنث اور ان کے حقوق

اسلامی فلسفہ جنس کی وضاحت کے بعد ایک سوال ذہن میں ابھرتا ہے کہ اللہ پاک صرف مرد و عورت کو قرآن میں مخاطب فرما رہے ہیں اور اگر کوئی شخص پیدا نشی طور پر مرد و عورت کے نارمل خدو خال کے ساتھ پیدا نہیں ہوتا تو اس کے لیے اسلام میں کیا حکم ہے؟ ایسے افراد جن کے مرد یا عورت ہونے کا پتہ نہ چلے یعنی یا تو وہ مرد اور عورت دونوں کی شرمگاہ رکھتا ہو یا کچھ بھی نہیں رکھتا۔ ایسے افراد کو مخنث یا خنثی غیر مشکل کہا جاتا ہے۔ <sup>25</sup>

<sup>20</sup>- سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔ جلد سوم، ص 1010-1011

<sup>21</sup>- سورۃ النور: 2

<sup>22</sup>- سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔ جلد دوم، ص 835-836

<sup>23</sup>- سورۃ المائدہ: 38

<sup>24</sup>- سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔ جلد اول، ص 269

<sup>25</sup>- الإمام برهان الدین ابنی الحسن علی بن ابی بکر المرغینان رحمہ اللہ المتوفی 593ھ، الہدایۃ شرح بدایۃ المبتدی، 1417ھ، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، گاردن البیت کراچی، پاکستان، ج: 4، جزء 8، ص 343

اسلامی قوانین مرد اور عورت کی طرح خنثی کو بھی تمام حقوق اور احکامات کی انجام دہی کے لئے اصول و ضوابط مہیا کرتا ہے۔ ان اصولوں میں سب سے اول ان کی ظاہری وضع کے مطابق ان کے حقوق کا تعین ہے۔ جس کے لئے فقہا کرام آپ ﷺ کی حدیث مبارکہ سے استدلال کرتے ہیں۔ آپ ﷺ کا ارشاد پاک ہے

"فان جاء صاحبها فعرف عفاصها و عاها و و كاءها فاعطها اياه"

اگر اس کا مالک آجائے اور اسکی تھیلی اور (اس کے اندر جو تھا) اسکی تعداد اور بندھن کے بارے میں بتائے تو وہ اسے دو<sup>26</sup> فقہا اس حدیث میں اور خنثی میں مطابقت پیدا کرتے ہیں کہ کسی گمشدہ چیز کا مالک اپنی شے کی علامات بتا کر اسے حاصل کر لیتا ہے اسی طرح خنثی میں مرد و عورت میں سے جس کی علامات ظاہر ہوں گی اس پر اسی کے حکم کا اطلاق ہوگا۔ یعنی اگر خنثی کی داڑھی آجائے اور اس کی آواز بھاری ہو جائے تو اس کے حقوق پر لاگو ہونے والے تمام احکام مردوں والے ہوں گے۔ اور اگر اسے حیض آنے لگیں تو اسے عورتوں کی طرح حقوق و احکامات تجویز کئے جائیں گے۔ لیکن اگر اسی صورت حال پیش آجائے جس میں بچہ ذکر اور فرج دونوں رکھتا ہو<sup>27</sup> تو اس صورت میں اما ابو حنیفہ نبی اکرم ﷺ کی اس حدیث سے اصول کا استنباط کرتے ہیں۔

"قال قتادة فذكرت ذلك لسعيد بن المسيب قال: فان بال منهما جميعاً قلت: لا ادري فقال

سعيد يورث من حيث يسبق

قتاده کہتے ہیں: میں نے یہ سعید بن مسیب کے سامنے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: اگر دونوں سے پیشاپ کرے؟ میں نے کہا:

میں نہیں جانتا۔ سعید نے کہا: جہاں سبقت لے جائے گا وہاں کے مطابق وارث بنا دیا جائے"<sup>28</sup>

امام ابو حنیفہ کا اس حالت کے بارے میں مؤقف یہ ہے کہ اب اولیت کو مد نظر رکھا جائے گا اگر ذکر سے بول گیا تو وہ مرد شمار ہوگا اور اگر اس کے برعکس ہوا تو پھر عورت کے احکام جاری ہونگے جبکہ صاحبین کثرت بول کی شرط لگاتے ہیں اگر بچہ فرج سے کثرت بول کرتا ہے تو عورت کے احکام لگیں گے اور اگر ذکر سے بول کرتا ہے تو مرد کے احکام جاری ہونگے۔<sup>29</sup> ایک اور حدیث بھی اس مضمون کی وضاحت کرتی ہے۔ "آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے بچے کی میراث سے متعلق پوچھا گیا جسکا فرج بھی تھا اور ذکر بھی تو وہ کس طرح وارث ہوگا تو آپ نے فرمایا کہ جس سوراخ سے پیشاب کرتا ہے اس اعتبار سے وارث ہوگا"<sup>30</sup>

اب اگر صورت یہ ہو کہ بچہ خنثی مشکل ہو جسے انگریزی میں انٹریکس کہتے ہیں جو مرد اور عورت دونوں میں سے کسی ایک کی بھی علامت نہ رکھتا ہو اس صورت حال میں اسے کسی ایک جانب ترجیح دینا مشکل ہو جانے کے سبب اس کو احکامات کی ادائیگی کے لئے مرد اور عورت کے درمیان رکھا جائے گا۔<sup>31</sup>

<sup>26</sup>- الامام فرید الدین عالم بن العلاء الاندلسی الدہلوی الہندی المتوفی 786ھ، الفتاویٰ تاتارخانیہ، مکتبہ زکریا یو بند، الہند، ج: 20، ص: 194۔

<sup>27</sup>- امام ابن حسین احمد بن محمد بن احمد البغدادی القدری رحمہ اللہ المتوفی 428ھ، مختصر القدری، 1435ھ/2014ء، مکتبہ بشری کراچی، پاکستان، کتاب الخنثی، ص: 544-545۔

<sup>28</sup>- الامام برہان الدین آبی الحسن علی بن ابی بکر المرغینان رحمہ اللہ المتوفی 593ھ، الہدایۃ شرح بدایۃ المتبتدی، 1417ھ، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، گاردن الہیت کراچی، پاکستان، ج: 4، جزء 8، ص: 344۔

<sup>29</sup>- امام ابن حسین احمد بن محمد بن احمد البغدادی القدری رحمہ اللہ المتوفی 428ھ، مختصر القدری، 1435ھ/2014ء، مکتبہ بشری کراچی، پاکستان، کتاب الخنثی، ص: 544-545۔

<sup>30</sup>- امام ابی بکر احمد بن الحسن البیہقی رحمہ اللہ، سنن الکبریٰ بیہقی، مکتبہ رحمانیہ، لائل سٹار پرنٹرز لاہور، ج: 8، باب میراث الخنثی، حدیث: 12518، ص: 15۔

<sup>31</sup>- امام ابن حسین احمد بن محمد بن احمد البغدادی القدری رحمہ اللہ المتوفی 428ھ، مختصر القدری، 1435ھ/2014ء، مکتبہ بشری کراچی، پاکستان، کتاب الخنثی، ص: 545۔

فقہ احکام کی تفصیل بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ خنثی جب مردوں اور عورتوں کے ساتھ مسجد میں نماز پڑھے گا تو ایک حکم تو اسکا وہی ہے کہ وہ مردوں اور عورتوں کی درمیان والی صف میں کھڑا ہوگا تاکہ مردوں اور عورتوں کی نماز میں خلل نہ آئے بوجہ اشتباہ کے کہ آیا وہ مرد ہے یا عورت ہے اور ساتھ ہی ساتھ اسکی بیعت سے متعلق بعض حضرات کا کہنا ہے کہ وہ تعدہ میں عورتوں کی طرح بیٹھے گا جبکہ امام محمد رحمہ اللہ کا یہ موقف ہے کہ وہ بالغ ہونے سے قبل اپنے منہ کو ڈھانپ کر نماز پڑھے گا البتہ اگر اس نے منہ کو ڈھانپنے بغیر نماز پڑھی تو استہابا اس کو نماز کے اعادہ کا حکم دیا جائے گا۔ اسی طرح اگر اسکی عمر سن رشد کو پہنچ گئی ہے اور اس میں کوئی علامات مذکر یا مؤنث کی ظاہر نہیں ہوئی ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ منہ ڈھانپ کر نماز پڑھے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو اسکی نماز جائز نہ ہوگی۔<sup>32</sup>

اسی طرح احکامات کی ادائیگی کے لئے ستر کے بیان میں فقہا کرتے ہیں ہے کہ اسکے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ مردوں یا عورتوں کے سامنے اپنے ستر کا کوئی حصہ کھولے۔ اور نہ کسی نہ محرم کے ساتھ خلوت میں بیٹھے اور نہ ہی غیر محرم کے ساتھ سفر کرے۔ اور امام محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ وہ حج میں عورتوں کے لباس کا سا لباس پہنے گا۔<sup>33</sup>

خنثی کے نکاح سے متعلق مختلف صورتوں کو بیان کیا گیا ہے اگر وہ خنثی مشکل نہیں ہیں اور دونوں کے والد نے ان کا نکاح کر دیا اور ان کی طرف سے اس بات کا ذکر ہوا ہے کہ ایک مرد ہے اور دوسرا عورت ہے تو پھر اس صورت میں ان کا نکاح درست مانا جائے گا اور اگر دونوں میں سے کسی ایک کا باپ مر گیا یا دونوں کا والد انتقال کر جائے اور پھر وہ بھی مر جائے تو پھر دونوں کی طرف سے گواہ کا ہونا ضروری ہے۔<sup>34</sup> اگر وہ دونوں خنثی مشکل ہے اور ان کے ولی نے ان کا نکاح ان کی حالت کے ظاہر ہونے سے پہلے ہی کر دیا تو پھر ان کے نکاح کو اس وقت تک موقوف رکھا جائے گا جب تک کہ ان کی حالت واضح نہ ہو جائے کیونکہ اس میں اس بات کا اشتباہ ہے کہ آیا یہ مذکر ہوگا یا مؤنث اگر دونوں کے متعلق یہ ثابت ہو گیا کہ ان میں سے ایک مرد اور دوسرا عورت ہے تو پھر ان کا نکاح درست ہوگا اور اگر خنثی کا نکاح کسی عورت سے کر دیا گیا تو پھر اس کو ایک سال تک کی مہلت دی جائے گی۔<sup>35</sup>

اگر کوئی شخص ایسا ہے کہ اسکا خنثی مشکل ہونے کا یقینی علم نہ ہو اور وہ خود اپنے مرد یا عورت ہونے کی گواہی دیتا ہے تو اسکا یہ قول اس کے حق میں قابل قبول نہ مانا جائے گا جب تک کہ اسکا ولی یا وصی اس بات کا اقرار نہ کر لے کہ یہ مرد ہے یا عورت ہے اور اگر وہ خنثی مشکل ہے تو وصی کے اقرار کی تصدیق نہ کی جائے گی۔<sup>36</sup>

دیگر احکامات کی طرح خنثی کی گواہی کا بھی اس وقت تک اعتبار نہ ہوگا جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ یہ مرد ہے یا عورت ہے اور اگر وہ خنثی مشکل ہے تو پھر اس کی گواہی کے قبول کرنے میں اس وقت تک توقف کیا جائے گا جب تک

<sup>32</sup>- الإمام برهان الدین آبی الحسن علی بن ابی بکر المرغینان رحمہ اللہ المتوفی 593ھ، الھدایہ شرح بدایۃ المبتدی، 1417ھ، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، گاردان البیت کراچی، پاکستان، ج:4، جزء:8، ص:345، فصل فی احکام الخنثی

<sup>33</sup> - مولانا سید امیر علی رحمہ اللہ، فتاویٰ عالمگیری، علی اعجاز پرنٹر، مکتبہ رحمانیہ، ج:10، ص:361

<sup>34</sup> - مولانا سید امیر علی رحمہ اللہ، فتاویٰ عالمگیری، علی اعجاز پرنٹر، مکتبہ رحمانیہ، ج:10، ص:362، نوع دیگر مسائل نکاح

<sup>35</sup> - ایضاً

<sup>36</sup> - ایضاً، ص:365



اس کا حال واضح نہ ہو جائے۔ اگر کسی شخص نے کسی حاملہ عورت کے بچے میں حق میں وصیت کی کہ اگر لڑکا ہے تو دس ہزار دینار اور اگر لڑکی ہے تو پانچ ہزار دیئے جائے اور پھر اس عورت سے خنثی مشکل پیدا ہوا تو اس کو ابتداء میں پانچ ہزار دینار دیئے جائے گے اور بقیہ پانچ کو اس کی حالت کے ضاہر ہونے سے پہلے تک محفوظ رکھا جائے گا اور پھر حالت کے مطابق بقیہ رقم کو دیا جائے گا یعنی اگر مرد ہو تو باقی رقم اسکو لوٹا دی جائے گی اور اگر عورت ہوئی تو بقیہ رقم وصیت کرنے والے کے ورثاء کو واپس کر دی جائے گی۔ اور اگر وہ حالت کے ظاہر ہونے سے پہلے ہی مر گیا تو پھر تمام رقم ورثاء میں تقسیم کر دی جائے گی۔<sup>37</sup>

اسلامی قوانین کی روشنی میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ انسان اسلامی حدود و قیود میں اللہ کی آخری شریعت جو بنی اکرم ﷺ کو عطا کی گئی ہے اس میں اپنی مرضی سے کسی جنس کا انتخاب صرف اس بنیاد پر کرنا کما حقہ نہیں کہ وہ ایسا محسوس کرتا ہے کہ وہ مرد ہو کر عورتوں والی جنس مقرر کرے اور نہ ہی عورت ہو کر مردوں جیسا برتاؤ کرے اور نہ ہی خنثی ہو کر اللہ کے قانون کی خلاف ورزی کرے آپ ﷺ نے سختی سے اس بات کی ممانعت فرمائی ہے آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے

"لعن رسول الله المتشبهين من الرجال بالنساء، والمتشبهات من النساء بالرجال"

رسول اللہ نے ان مردوں پر لعنت کی ہے جو عورتوں کی چال ڈھال اختیار کریں اور ان عورتوں پر بھی لعنت کی ہے جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں<sup>38</sup>۔

اسلام میں مجامعت کے اصول و ضوابط

اسلامی قوانین کا مرکز و محور اللہ پاک کا کلام قرآن اور اللہ کے رسول ﷺ کی سنت و احادیث مبارکہ ہیں۔ اور چونکہ مسلمان کا مطمح نظر حصول قرب الہی اور اس کی خوشنودی ہے جس کو اپنی زندگی کا نصب العین بنا کر وہ اللہ کے قوانین کی پابندی کرتا ہے۔ اس لیے اللہ پاک اسے تمام مخلوقات سے میسر کرتے ہوئے اسے مجامعت ایک ایسا شرعی سسٹم عطا کرتا ہے جس سے وہ نہ صرف اپنی نسل بڑھاتا ہے بلکہ اپنی عظمت و وقار کو برقرار رکھتے ہوئے رشتہ ازدواج میں منسلک ہوتا ہے۔ اسلام اس شرعی سسٹم کو نکاح سے منسوب کرتا ہے۔ شریعت میں نکاح کے حقیقی معنی سے مراد شہتہ ازدواج میں منسلک ہونا اور مجازی معنی و طی کے ہیں<sup>39</sup> قرآن اس سسٹم کے فلسفے کو بیان کرتے ہوئے اسے تمام انبیاء اور آپ ﷺ کی سنت قرار دیتا ہے۔

"وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً"<sup>40</sup>

ترجمہ: "اور (اے محمد ﷺ) ہم نے تم سے پہلے بھی پیغمبر بھیجے تھے اور ان کو بیویاں اور اولاد بھی دی تھی"<sup>41</sup>

<sup>37</sup> - ایضاً، 366

<sup>38</sup> - امام بخاری، محمد بن اسماعیل (مؤلف)، حافظ محمد السنا الحماد (مترجم)، صحیح بخاری، لاہور، دارالسلام، باب متشبهين بالنساء والمتشبهات بالرجال، جلد 5، حریت 5885، ص 541

<sup>39</sup> - حافظ عمران ایوب لاہوری، فقہ السنہ، کتاب النکاح، فقہ الحدیثہ، بلیشیر، 2006، ص 27

<sup>40</sup> - سورۃ الرعد: 38

<sup>41</sup> - سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔ جلد دوم، ص 606-

اس سنت پر عمل پیرا ہو کر مسلمان نہ صرف اتمام سنت کر کے سکون قلب حاصل کرتا ہے بلکہ اللہ پاک قرآن میں اسے اللہ پاک کی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں

"ومن آیتہ ان خلق لکم من أنفسکم أزواجاً لتسکنوا الیہا وجعل بینکم مودۃً ورحمةً" <sup>42</sup>

ترجمہ: "اور اسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس کی عورتیں پیدا کیں تا

کہ ان کی طرف (مائل ہو کر) آرام حاصل کرو اور تم میں محبت اور مہربانی پیدا کر دی" <sup>43</sup>

اللہ پاک میاں بیوی کے رشتے کی پاکی اور قربت کو قرآن میں بیان کرتے ہوئے انہیں ایک دوسرے کا لباس قرار دیتے ہیں۔ کہ جس طرح انسان کا لباس اس کی ذات کے بے حد قریب ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی ستر پوشی کرتا ہے اسی طرح رشتہ ازدواج میں منسلکی ہو کر میان بیوی ایک دوسرے کی قربت داری تو حاصل کرتے ہیں ساتھ ہی وہ ایک دوسرے کو حرام رشتے سے بچاتے ہیں

"هِنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ" <sup>44</sup>

ترجمہ: "وہ تمہاری پوشاک ہیں اور تم ان کی پوشاک ہو" <sup>45</sup>

مسلمان مرد کے لئے جائز تعدد زوج کو سورۃ النساء میں یوں بیان کرتا ہے

"فَأَنْكِحُوا مَا كَتَبَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبْعًا فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً" <sup>46</sup>

ترجمہ: "تو ان کے سوا جو عورتیں تم کو پسند ہوں دو دو یا تین تین یا چار چار ان سے نکاح کر لو۔ اور اگر اس بات کا اندیشہ ہو کہ

(سب عورتوں سے) یکساں سلوک نہ کر سکو گے تو ایک عورت (کافی) ہے" <sup>47</sup>

اسلامی شریعت مرد کو چار عورتوں کو ایک وقت میں نکاح میں رکھنے کی اجازت صرف چاروں کے حقوق میں عدل و انصاف کی شرط پر دیتا ہے اور اگر وہ انصاف نہ کر پانے کا خدشہ رکھتا ہو تو اسے صرف ایک نکاح پر محیط رہنے کا درس دیتا ہے۔ پھر اگر اپنے مالی حالات کی وجہ سے آزاد عورت سے نکاح نہ کر سکے تو اسے مسلمان لونڈی سے نکاح کی اجازت دیتا ہے

"وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِنْ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ فَتَيَاتِكُمُ

الْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِكُمْ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ فَأَنْكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَعَأْتُوهُنَّ أَجُورَهُنَّ

بِالْمَعْرُوفِ مُحْصَنَاتٍ غَيْرِ مُسَفِّحَاتٍ وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ" <sup>48</sup>

ترجمہ: "اور جو شخص تم میں سے مومن آزاد عورتوں (یعنی بیبیوں) سے نکاح کرنے کا مقدور نہ رکھے تو مومن لونڈیوں ہی سے جو تمہارے قبضے میں آگئی ہوں (نکاح کر لے)۔ اور اللہ تمہارے ایمان کو اچھی طرح جانتا ہے۔ تم ایک دوسرے کے

<sup>42</sup>- سورۃ الروم: 21

<sup>43</sup>- سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔ جلد سوم، ص 971

<sup>44</sup>- سورۃ البقرۃ: 187

<sup>45</sup>- سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔ جلد اول، ص 65

<sup>46</sup>- سورۃ النساء: 3

<sup>47</sup>- سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔ جلد اول، ص 181

<sup>48</sup>- سورۃ النساء: 25

ہم جنس ہو۔ تو ان لونڈیوں کے ساتھ ان کے مالکوں سے اجازت حاصل کر کے نکاح کر لو اور دستور کے مطابق ان کا مہر بھی ادا کرو بشرطیکہ عقیقہ ہوں نہ ایسی کہ کھلم کھلا بدکاری کریں اور نہ درپردہ دوستی کرنا چاہیں<sup>49</sup>

مندرجہ بالا آیات مبارکہ اسلامی فلسفہ کے دو اہم نکات پر روشنی ڈال رہی ہیں۔ اول مسلمان مرد اللہ کی شریعت کے مطابق نکاح صرف عورت سے کرے گا وہ عورت عقیقہ اور پاک دامن ہوگی چاہے آزاد ہو یا لونڈی۔ پس نکاح مسلمان مرد و عورت کو بدکاری اور درپردہ دوستی سے محفوظ رکھتے ہیں۔ اور دوسرا مسلمان مرد اس کے نکاح میں آنے والی عورت یا عورتوں کے حقوق کی ادائیگی میں عدل و انصاف کو اپنے ہاتھ سے نہیں جانے دے گا۔ اسلامی فلسفہ نکاح ایل۔ جی۔ بی۔ ٹی۔ کیو۔ کے فلسفہ مباشرت کے متضاد ہے کیونکہ یہ تنظیم نہ تو مباشرت کے لیے نکاح کی شرط کو لازمی تصور ہی نہیں کرتے اور اگر یہ شادی میں منسلک ہونا بھی چاہیں تو یہ ہم جنس (مرد کی مرد سے اور عورت کی عورت) سے شادی کو قانونی طور پر جائز قرار دینے کے لیے پر زور کوشاں ہیں جو اسلام میں گناہ کبیرہ ہیں اور ان کی تفصیل آگے درج کی گئی ہے۔

اسلامی فلسفہ نکاح مسلمان کورشتوں کی تکریم و تحریم کا درس دیتا ہے قرآن پاک میں اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں

"حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخُوتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمْ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخُوتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُم مِّن نِّسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُم بِهِنَّ فَإِن لَّمْ يَكُن لَّكُمْ بِيَهُنَّ ذَخَائِلٌ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَن تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا"<sup>50</sup>

ترجمہ: تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور وہ مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہو، اور رضاعی بہنیں اور ساسیں حرام کر دی گئی ہیں اور جن عورتوں سے تم مباشرت کر چکے ہو ان کی لڑکیاں جنہیں تم پرورش کرتے ہو (وہ بھی تم پر حرام ہیں) ہاں اگر تم نے ان سے مباشرت نہ کی ہو تو (ان کی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کر لینے میں) تم پر کوئی گناہ نہیں۔ اور تمہارے صلبی بیٹوں کی عورتیں بھی اور دو بہنوں کا اکٹھا کرنا بھی (حرام ہے) مگر جو ہو چکا (سو ہو چکا)۔ بے شک اللہ بخشنے والا (اور) رحم کرنے والا ہے<sup>51</sup>

اسلامی فلسفہ نکاح کی تشریح ارکان نکاح اور شرائط نکاح کے بغیر نامکمل ہیں۔ ارکان نکاح سے مراد وہ ارکان ہیں جن کی جو نکاح کے لیے لازم و ملزوم ہیں ان میں سب سے اول زوجین (مراد اور عورت) جنہیں نکاح کے بندھن میں اللہ کی شریعت کے مطابق منسلک لیا جائے گا اور ان دونوں زوجین کا ان تمام موانع سے خالی ہونا جو نکاح کے صحیح ہونے میں روکاوت بنیں۔ دوم ولی یا اس کے قائم مقام کا حصول ایجاب کے لیے یہ کہنا کہ میں نے فلاں لڑکی سے تیرا نکاح کر دیا۔ سوم شوہر یا اس کے قائم مقام کا حصول قبول کے لیے یہ کہنا کہ میں نے اس نکاح کو قبول کیا۔<sup>52</sup> ان ارکان سے نکاح کا اعلان ہونا ثابت ہو رہا ہے جو دو خاندانوں کو رشتے داری کے سببندہ میں جوڑتا ہے۔ نکاح کی شرائط میں سب سے پہلے زوجین کا تعین ہے جس میں

<sup>49</sup>۔ سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔ جلد اول، ص 193-194

<sup>50</sup>۔ سورۃ النساء: 23

<sup>51</sup>۔ سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔ جلد اول، ص 191-192

<sup>52</sup>۔ حافظ عمران ایوب لاہوری، فقہ السنہ، کتاب النکاح، فقہ الحدیث پبلیشر 2006، ص 52-53

لڑکی اور لڑکے کا نام بمع ولدیت معلوم ہو۔ دوم زوجیں (لڑکا اور لڑکی) دونوں نکاح کے لیے راضی ہوں یعنی نکاح بالجبر نہ ہو۔ سوم عورت کا ولی اس کا نکاح کروئے اور چہرام عقد نکاح پر گواہین کی موجودگی لازمی ہو۔<sup>53</sup>

اسلامی فلسفہ نکاح کا ایک پہلو زوجین کے مابین اسلامی شریعتی اخلاق کی پاسداری ہے۔ ان اصولوں کی پاسداری کرنے والے کو مجامعت پر صدقہ کا اجر ملتا ہے آپ ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے

"و فی بضع احدکم صدقة قالوا: یا رسول اللہ! آیاتی احدنا شهوته ویكون له فیها اجر؟ قال:

ارایتم لو وضعها فی حرام، اکان علیہ فیہا وزر؟ فکذلک اذا وضعها فی الحلال کان له اجر اور (نبوی

سے مباشرت کرتے ہوئے) تمہارے عضو میں صدقہ ہے صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کر رسول! ہم میں سے کوئی اپنی خواہش

پوری کرتا ہے تو کیا اس میں بھی اسے اجر ملتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بتاؤ اگر وہ یہ خواہش حرام جگہ پوری کرتا ہے تو کیا

اسے اس پر گناہ ہوتا؟ اسی طرح جب وہ اسے حلال جگہ پوری کرتا ہے تو اس کے لئے اجر ہے"<sup>54</sup>

اسلامی فلسفہ نکاح کی نہ صرف یہ انفرادیت ہے کہ مجامعت کو سنت مطہرہ کی نیت سے کرنے والا اجر و ثواب کا مستحق ٹھہرتا ہے بلکہ اس پر عمل پیرا ہونے والے کی اولاد کو شیطان کبھی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے "کہ اگر تم میں سے کوئی اپنی اہلیہ کے پاس جانے کا ارادہ کرے اور یہ پڑھے بسم اللہ، اللهم جنّبنا الشیطن و جنّب الشیطان ما رزقنا اللہ کے نام سے، اے اللہ! ہمیں شیطان سے بچا اور جو (اولاد) تو ہمیں عطا فرمائے اسے شیطان سے بچا"<sup>55</sup>

اسلام نکاح کی غرض و غایت صرف حصول اولاد بتاتا ہے قرآن عورت کو کھیتی (زمین) سے تشبیہ دیتا ہے کہ جیسے زمین کا کام بیج کی حفاظت اور نشوونما ہوتی ہے اسی طرح عورت اپنے شوہر کی نسل کی حفاظت اور بڑھوتری کی ذمہ دار ہے اس لیے اسلام مجامعت کے لیے صرف فرج کی اجازت دیتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے "نِسَاءُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاَنْتُمْ حَرْثُهُمْ اَنْتُمْ شِئْتُمْ"<sup>56</sup> اس آیت کی شان نزول مباشرت کے صول کی وضاحت کرتی

ہے۔ مدینہ میں انصار قبیلہ یہودیوں کے ساتھ آبد تھا اور یہودیوں کے اہل کتاب ہونے کی وجہ سے انصار یہودیوں کی فضیلت کے قائل تھے۔ یہود

اس بات کے قائل تھے کہ اگر یہودی کے ساتھ پیچھے کی طرف سے فرج میں جماع کرنے سے بھینگا بچہ پیدا ہوتا ہے۔ انصار یہود سے متاثر ہونے کے

باعث یہود کے طریقے پر عمل پیرا تھے۔ جبکہ قریش اہل کتاب کے برعکس پیچھے کی طرف سے فرج میں جماع کرتے تھے۔ ہجرت کے بعد ایک

انصاری عورت کی شادی ایک مہاجر سے ہوئی اور مہاجر کے اس طریقے کو اس نے ناپسند کیا اور حضرت ام سلمہ سے درخواست کی نبی اکرم ﷺ

سے یہ معاملہ پوچھ کر بتائیں۔ حضرت ام سلمہ کے استفسار کرنے پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "فقال ادعی النصارية فدعیت فتلا

علیہا هذه الاية نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم ائی شتم صاماً واحداً نبی ﷺ سے فرمایا اس انصاریہ کو بلاؤ، چنانچہ اسے بلایا

<sup>53</sup>- ایضاً، ص 53

<sup>54</sup>- ابو الحسن مسلمین حجاج قشیرینیشاپوری (مؤلف)، پروفیسر محمدیحیٰ سلطان محمود (مترجم)، صحیح مسلم، جلد دوم، کتاب الزکوٰۃ، باب بیان ان اسم الصدقة تیقع علی کل نوع من المعروف، حدیث نمبر 2329، ص 349-350

<sup>55</sup>- ایضاً، کتاب النکاح، باب ما یستحب ان یقولہ سند المجمع، حدیث نمبر 3533، ص 83-84

<sup>56</sup>- سورۃ البقرہ: 223

گیا اور نبی ﷺ نے اس کے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی تمھاری بیویاں تمھاری کھیتیاں ہیں، سو تم اپنے کھیت میں جس طرح آنا چاہو، آسکتے ہو اور فرمایا کہ اگلے سو رخن میں ہو (خواہ مرد پیچھے سے آئے یا آگے سے) "57

پس اسلام کا فلسفہ نکاح اللہ پاک کی شریعت کی فرمانبرداری کی ساتھ مسلمان مرد اور عورت کو عفت و عصمت سے مزین کرنا ہے۔ اسلام مسلمانوں کو جہاں مباشرت کے اخلاق فاضلہ کی تعلیمات دیتا ہے وہیں اسلام مباشرت کے اخلاق رذیلہ یا اللہ کی نافرمانی سے انسان کو منع فرماتا ہے۔ یہ تمام راستے جو انسان کو اللہ پاک کی نافرمانی کر کے نفسانی خواہشات کی تکمیل کی دعوت دیتے ہیں یہ تمام راستے ابلیس کے راستے ہیں۔ ان میں زنا، لواطت اور ہاتھ سے نکاح کو قرآن و حدیث نے حرام قرار دیا ہے۔ جبکہ ایل۔ جی۔ بی۔ ٹی۔ کیو۔ کے وجود میں آنے کے بنیادی مقاصد ہی جنسی خواہشات (زنا اور لواطت) کی تکمیل میں بغیر کسی روکاؤ (مذہب یا کلچر) کے مکمل آزادی ہے۔ اسلامی شریعت میں زنا سے مراد وہ حرام رشتہ ہے جس منسلک مرد و عورت اللہ کی حدود کی نافرمانی کرتے ہوئے نکاح کے بغیر وطی کرتے ہیں۔ اسلام اس عمل کی قباحت (بے حیائی اور بے شرمی) کو بیان کرتے مسلمان مرد و عورت کو اس کے قریب جانے سے بھی منع فرماتا ہے

"وَلَا تَقْرَبُوا الزَّوْجَ الَّذِي كَانَتْ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا" 58

ترجمہ: "اور زنا کے پاس نہ جانا کہ وہ بے حیائی اور بری راہ ہے" 59

زنا کا ارتکاب کرنے والا مومن نہیں ہوتا آپ ﷺ کا ارشاد ہے "لا یزنی العبد حین یزنی وهو مؤمن زانی زنا نہیں کرتا کہ جب زنا کر رہا ہو تو وہ مسلمان ہو" 60 اس جرم کے گناہ کبیرہ ہونے کے باعث اللہ پاک نے قرآن پاک میں اس کے مرتکب مرد و عورت کے لیے سخت دنیاوی سزائیں رکھی ہیں، قرآن پاک میں اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں

"الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجِدُوا لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ" 61

ترجمہ: "بدکاری کرنے والی عورت اور بدکاری کرنے والا مرد (جب ان کی بدکاری ثابت ہو جائے تو) دونوں میں سے ایک کو سوڑے مارو۔ اور اگر تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو شرع اللہ (کے حکم) میں تمہیں ان پر ہر گز ترس نہ آئے اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت بھی موجود ہو" 62

زنا کی طرح اسلام لواطت (غیر فطری مباشرت اور ہم جنس پرستی) کو بھی گناہ کبیرہ میں شامل کرتا ہے۔ قرآن پاک اس عمل کو قوم لوط سے منسلک کرتا ہے جنہوں نے سب سے پہلے اعلانیہ اس عمل کا ارتکاب کیا قرآن پاک قوم لوط کا قصہ سورۃ العنکبوت میں یوں بیان کرتا ہے کہ حضرت لوط نے اپنی قوم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا

57- امام احمد بن حنبل (مؤلف)، مولانا محمد ظفر اقبال (مترجم)، مسند احمد بن حنبل، جلد دوازدہم، مسند النساء، حدیث ام سلمہ زوج النبی ﷺ، حدیث نمبر

277136، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، ص 69-70

58- سورۃ بنی اسرائیل: 32

59- سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔ جلد دوم، ص 680

60- ابو الحسن المسلمین حجاج قشیر بنیشاپوری (مؤلف)، پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود (مترجم)، صحیح مسلم، جلد اول، کتاب الایمان، باب بیان نقصان الایمان بالمعاصی ونفیہ عن المتلبس بالمعصیۃ، وعلی ارادۃ نفی کمالہ، ح 202، ص 171

61- سورۃ النور: 2

62- سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔ جلد دوم، ص 835-836



"إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الْفَلْحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ الْعَالَمِينَ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُونَ السَّبِيلَ وَتَأْتُونَ فِي نَادِيكُمُ الْمُنْكَرَ" <sup>63</sup>

ترجمہ: "کہ تم (عجب) بے حیائی کے مرتکب ہوتے ہو۔ تم سے پہلے اہل عالم میں سے کسی نے ایسا کام نہیں کیا۔ تم کیوں (لذت کے ارادے سے) لونڈوں کی طرف مائل ہوتے اور (مسافر کی) رہزنی کرتے ہو اور اپنی مجلسوں میں ناپسندیدہ کام کرتے ہو" <sup>64</sup>

آپ انھیں اس بے حیائی کے کام سے روک جانے کی تلقین فرماتے رہے مگر وہ اس اپنی سرکشی میں توبہ کرنے کے بجائے اللہ پاک کے عذاب کو دعوت دینے لگے۔ اللہ پاک نے ان پر اپنے فرشتے بھیج کر عذاب کیا تاکہ بعد میں آنے والے ان سے عبرت پکڑ سکیں

"إِنَّا مُنْزِلُونَ عَلَىٰ أَهْلِ هَذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ وَلَقَدْ تَرَكْنَا مِنْهَا آيَةً بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ" <sup>65</sup>

ترجمہ: "ہم اس بستی کے رہنے والوں پر اس سبب سے کہ یہ بد کرداری کرتے ہیں آسمان سے عذاب نازل کرنے والے ہیں۔ اور ہم نے سمجھنے والے لوگوں کے لیے اس بستی سے ایک کھلی نشانی چھوڑ دی" <sup>66</sup>

اسلام زنا اور لواطت کے بعد ہاتھ سے نکاح کی ممانیت فرماتا ہے اس عمل کا ارتکاب کرنے والا ان سات لوگوں میں شامل ہے جو اگر توبہ کیے بغیر مر گئے تو اللہ پاک قیامت کے دن ان سے کلام نہیں کرے گا اور پہلے پہل جہنم میں داخل ہونے والے لوگوں میں یہ شامل ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے "نبی کریم ﷺ نے فرمایا سات قسم کے لوگ ہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان سے کلام نہیں کرے گا اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا اور انہیں اہل عالم کے ساتھ جمع نہیں کرے گا اور انہیں پہلے پہل جہنم میں داخل کرے گا ہاں مگر یہ کہ توبہ کر لے مگر یہ کہ وہ توبہ کر لیں مگر یہ کہ وہ توبہ کر لیں جو شخص توبہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لے گا اپنے ہاتھ کے ساتھ جماع کرنے والا (یعنی مشت زنی کرنے والا) اور فاعل مفعول۔ (یعنی غیر جنسی فعل کرنے اور کروانے والا) دائمی۔۔۔" <sup>67</sup>

مندرجہ بالا تفصیل سے اسلام کا فلسفہ نکاح اور نفسانی خواہشات کی تکمیل کے حرام ذرائع اور ان پر وعید واضح ہو گئی ہے اور اس وضاحت کے بعد اگر ہم ایل، جی، بی، ٹی، کیو کے فلسفہ کو اسلامی ورلڈ ویو میں دیکھیں تو یہ واضح ہو جاتا ہے کہ اسلام بنی نوع انسان کو شریعت کو خصوصاً آخرت کی زندگی میں کامیابی کے لیے عفت و پاکیزگی کے دامن کو تھامے رکھنے کی تلقین کرتا ہے اور ساتھ ہی اسے اس کے دشمن ابلیس کی چال بازیوں سے آگاہ کرتا ہے۔ شیطان انسان کا پرانا دشمن ہے اور وہ ہمیشہ انسان کو دھوکہ دے کر قرب الہی سے محروم کرنا چاہتا ہے۔ پس ایل۔ جی۔ بی۔ ٹی۔ کیو۔ کا ایجنڈہ بھی شیطانی منصوبہ ہے۔ اللہ پاک شیطان کے اس منصوبے کو قرآن میں یوں بیان فرماتے ہیں

<sup>63</sup> - سورة العنكبوت: 28-29

<sup>64</sup> - سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔ جلد دوم، ص 955-956

<sup>65</sup> - سورة العنكبوت: 34-35

<sup>66</sup> - سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔ جلد دوم، ص 957

<sup>67</sup> - امام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقی (مؤلف)، مولانا قاضی ملک محمد اسماعیل (مترجم)، شعب الایمان اردو، کراچی، دارالاشاعت، 2007، شعب الایمان کاسینٹیوواں شعبہ وہ ہے شرم گاہوں کی حرمت اور پاکدامنی کا وجود، سات قسم کے افراد جو پہلے پہل جہنم میں داخل ہوں گے، جلد چہارم، ص 5470، ص 306

" قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَا أُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ "68

ترجمہ: "(اس نے) کہا کہ پروردگار جیسا تو نے مجھے رستے سے الگ کیا ہے میں بھی زمین میں لوگوں کے لیے (گناہوں کو) آراستہ کر دکھاؤں گا اور سب کو بہکاؤں گا"69

شیطان انسانی نفسانی خواہشات کو خوبصورت بنا کر اس طرح پیش کرتا ہے کہ وہ شخص اگر اللہ کی پناہ نہ مانگے تو وہ اپنے نفس کو ہی اپنا معبود بنا بیٹھتا ہے۔ اور اگر ایل۔گی۔بی۔تی۔کیو۔ کے منشور کو دیکھا جائے تو یہ انسانی شہوانی خواہشات کی تکمیل کے سوا کچھ نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی خواہشات نفس کو اپنا خدا بنانے والوں کے بارے میں قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں

" أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ "70

ترجمہ: "کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے خواہش نفس کو معبود بنا رکھا ہے"71

یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ابلیس ان کے برے اعمال اس قدر خوشنما بنا کر دکھاتا ہے کہ وہ گمراہی کے راستے پر بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ ان کے آنکھوں، کانوں اور دل پر مہر لگ جاتی ہے۔ اللہ پاک قرآن پاک میں ان لوگوں کے احوال بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

" أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِ غِشَاوَةً

فَمَن يَهْدِيهِ فَمَن يَهْدِيهِ مَن بَعْدَ اللَّهِ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ "72

ترجمہ: "بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو معبود بنا رکھا ہے اور باوجود جاننے بوجھے کے (گمراہ ہو رہا ہے تو) اللہ نے (بھی) اس کو گمراہ کر دیا۔ اور اس کے کانوں اور دل پر مہر لگادی۔ اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا اب اللہ کے سوا اس کو کون راہ پر لا سکتا ہے۔ تو کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے"73

اللہ پاک ایسے تمام لوگوں کو جو اپنے نفس اور ابلیس کو اپنا امام و پیشوا بنا لیتے ہیں ان کو چوپایوں سے بھی زیادہ گمراہ بتاتا ہے

" أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا "74

ترجمہ: "یا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ان میں اکثر سنتے یا سمجھتے ہیں؟ (نہیں) یہ تو چوپایوں کی طرح کے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں"75

### خلاصہ بحث

مندرجہ بالا آیات قرآنی سے یہ بات واضح ہے کہ اسلامی ولڈویو اور ایل۔جی۔بی۔ٹی۔کیو کا ولڈویو ایک دوسرے کے متضاد ہیں اسلامی ولڈویو کا

68- سورة الحجر: 39

- 69 سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔ جلد دوم، ص 630

70- سورة الفرقان: 43

- 71 سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔ جلد دوم، ص 869

72- سورة الباقية: 23

- 73 سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔ جلد سوم، ص 1197

74- سورة الفرقان: 44

- 75 سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔ جلد دوم، ص 869

محور صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت اور فرمانبرداری ہے۔ جبکہ ایل۔جی۔بی۔ٹی۔کیو۔کا مرکزہ محور صرف شہوانی خواہشات (زنا، لواطت اور ہم جنس پرستی) ہے۔ جو اسلامی شریعت کے مطابق گناہ کبیرہ ہیں۔